باسمہ عزوجل

جوتے چپل کا رخ، قبلہ کی جانب ہونا:

محترم مولوی حمزہ صاحب پالنپوری نے دریافت کیا کہ: آج مغرب کی نماز میں میں نے اپنے جوتے قبلہ کی طرف نکالے تھے، تو مسجد سے باہر آتے وقت ایک صاحب نے کہا: اپنے جوتے قبلہ کی طرف نہ نکالیں یہ سنت کے خلاف ہے، پھر انہوں نے (زاد مومن) کا حوالہ دیا، جس میں جوتے چپل کے متعلق سنتوں کے عنوان کے ماتحت نمبر (۸) پر لکھا ہے: مسجد میں قبلہ جانب نہ رکھنا۔

اس کی تحقیق مطلوب ہے، کیا قبلہ کی طرف جوتے نکالنا سنت کے خلاف ہے؟

الجواب بعون الملک الوہاب:

معترض صاحب کی تنبیہ اور (زاد مؤمن) کے مذکورہ ادب میں فرق ہے، (زاد مؤمن) میں جو ادب لکھا ہے وہ تو حدیث میں وارد ہے۔ چنانچہ (ابوداود/۶۵۴) میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے:

عن أبي هريرة أن رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم قال: "إذا صلىٰ أحدكم فلا يضع نعليه عن يمينه، ولا عن يساره فتكون عن يمين غيره، إلا أن لا يكون عن يساره أحد، وليضعهما بين رجليه"۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے دائیں طرف نہ رکھے اور نہ اپنے بائیں طرف رکھے، کیونکہ اس صورت میں وہ کسی دوسرے کے دائیں طرف ہوں گے، ہاں اگر اس کے بائیں طرف کوئی نہ ہو تو رکھ لے، اور نمازی اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھے۔ اس پر ابوداود نے باب باندھا ہے: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما؟ یعنی نمازی جوتے اتار کر کہاں رکھے۔

اور ابن ماجہ (۱۴۳۲) کی روایت ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلْزِمْ نَعْلَيْكَ قَدَمَيْكَ، فَإِنْ خَلَعْتَهُمَا فَاجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ، وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ يَمِينِكَ وَلَا عَنْ يَمِينِ صَاحِبِكَ وَلَا وَرَاءَكَ فَتُؤْذِيَ مَنْ خَلْفَكَ".

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوتے اپنے پاؤں میں پہنے رکھو، اور اگر انہیں اتارو تو اپنے پیروں کے درمیان رکھو، اور اپنے دائیں طرف نہ رکھو، نہ اپنے ساتھی کے دائیں طرف رکھو، اور نہ پیچھے رکھو کیونکہ پیچھے والوں کو تکلیف ہو۔

اس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ ان کا تعلق جوتوں کے اتارنے کے بعد ان کے مسجد میں رکھنے کے متعلق ہے، اور نماز کی حالت کے ساتھ مقید ہے۔ مذکورہ دونوں روایتوں میں نمازی کی دائیں طرف رکھنے کی ممانعت ہے دائیں جانب کی شرافت کے لئے کہ اس طرف ہمیشہ صاف ستھری چیز ہونی چاہئے، اور بائیں طرف رکھنے کی صورت مقید ہے، اور دونوں پیروں کے درمیاں رکھنے کی مطلقا اجازت ہے۔

رہ گئی قبلہ کی جانب رکھنے کی ممانعت، تو احادیث میں تو اس کی صراحت نہیں ملی، البتہ بعض اہل علم نے اس کو ایک دوسری حدیث پر قیاس کیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ: نمازی جب نماز میں ہوتا ہے تو اس کا پروردگار اس کے اور اس کے قبلہ کے درمیان ہوتا ہے اور نمازی پروردگار سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، اسی لئے نماز کے دوران قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے کیونکہ یہ اللہ تعالی پر تھوکنا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مسجد کی جدار قبلی میں بلغم، رینٹ، یا تھوک دیکھی تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا، اور آپ نے اس کو خود کھرچ کر صاف کر دیا۔ (تحفۃ القاری ۲۴۵/۲)۔

اس روایت سے یہ ادب مستنبط کیا کہ جوتے چپل بھی نمازی کے سامنے قبلہ کی طرف نہیں ہونے چاہئیں، کیونکہ اس صورت میں بھی گویا کہ نمازی اور اللہ تعالی کے درمیاں ایک ایسی چیز ہے جو عرفا مستقذر ہے۔ (مدخل ابن الحاج ۴۶/۱)

رہ گئی بات جوتے چپل کے قبلہ رخ ہونے کی جس کی بنا پر معترض موصوف نے آپ کو تنبیہ کی، تو اس بات کا تذکرہ احادیث میں کہیں نہیں ہے، اور اس کو سنت قرار دینا بھی ناممکن ہے، اس لئے کہ چپل پہن کر نماز پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں:

عن سعيد بن يزيد الأزدي، قال: سألت أنس بن مالك رضي الله عنه: أكان النبي صلىٰ الله عليه وسلم يصلي في نعليه؟ قال: «نعم» . [مسلم رقم ٥٥٥]

وفي حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه رفعه : إذا جاء أحدكم إلىٰ المسجد، فلينظر، فإن رأىٰ في نعليه قذراً أو أذىٰ، فليمسحه، وليصل فيهما . [أبو داود ٦٥٠]

عن يعلىٰ بن شداد بن أوس عن أبيه رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم : خالفوا اليهود فإنهم لا يصلون في نعالهم ولا خفافهم . [أبو داود ٦٥٢] .

وفي "بدائع الصنائع"(٢/ ١٣١) : وَلَا بَأْسَ أَنْ يَطُوفَ، وَعَلَيْهِ خُفَّاهُ أَوْ نَعْلَاهُ إذَا كَانَا طَاهِرَتَيْنِ لِمَا رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ - صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «أَنَّهُ طَافَ مَعَ نَعْلَيْهِ» ، وَلِأَنَّهُ تَجُوزُ الصَّلَاةُ مَعَ الْخُفَّيْنِ، وَالنَّعْلَيْنِ مَعَ أَنَّ حُكْمَ الصَّلَاةِ أَضْيَقُ فَلَأَنْ يَجُوزَ الطَّوَافُ أَوْلَىٰ .

وفي "البحر الرائق شرح كنز الدقائق" (٢/ ٣٧) : وكان إبراهيم النخعي يكره خلع النعلين ويرىٰ الصلاة معها أفضل لحديث خلع النعال . وعن علي رضي الله عنه أنه كان له زوجان من نعل : إذا توضأ انتعل بأحدهما إلىٰ باب المسجد ، ثم يخلعه وينتعل بالآخر ويدخل المسجد إلىٰ موضع صلاته . ولهذا قالوا : إن الصلاة مع النعال والخفاف الطاهرة أقرب إلىٰ حسن الأدب اهـ.

وفي الدر المختار مع حاشية رد المحتار (١/ ٦٥٧) : وينبغي لداخله تعاهد نعله وخفه، وصلاته فيهما أفضل .

ظاہر ہے کہ جب نمازی جوتے چپل پہن کر نماز پڑھے گا تو لا محالہ ان کا رخ قبلہ کی جانب ہو گا، کیونکہ نماز کے دوران دونوں پیروں کا قبلہ کی طرف سے پھیرنا مکروہ ہے۔نور الایضاح میں مکروہات صلاۃ میں لکھا ہے: وتحويل أصابع يديه أو رجليه عن القبلة في السجود وغيره . مگر متاخرین نے جماعت خانہ میں چپل پہن کر آنا یا نماز پڑھنا مسجد کے ادب کے خلاف بتایا ہے (محمودیہ ۱۵/۱۸۵)۔

ہاں بعض علماء کا اپنی لطافت طبع اور غایت ادب کی بنا پر یہ ذوق رہا ہے کہ وہ جوتے چپل کا رخ قبلہ کی جانب ہونے کو بے ادبی سمجھتے تھے، لیکن یہ ان حضرات کا اپنا ذوق تھا فقط۔دار العلوم دیوبند کا یہ فتوی ملاحظہ فرمائیں:

سوال

حضرت مولانا مفتی اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (اشرف الادب) میں لکھا ہے کہ: میں اپنے جوتوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھنے کو بھی بے ادبی سمجھتا ہوں۔

مدارس میں طلبہ کرام اپنے اساتذہ کے جوتے جو سیدھے کرتے ہیں بعض مرتبہ اسے سیدھا کرنے پر وہ قبلہ کے رخ میں ہو جاتے ہیں۔ایسی صورت میں قبلہ کا ادب اولی ہے یا استاد کا ادب اولی ہے؟

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم/فتوی: 31=31/ل

یہ حضرت کے غایت احتیاط کی بات ہے، ورنہ فی نفسہ جوتوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، کیوں کہ اس سلسلے میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی ہے۔ اس لیے اگر اساتذہ کے جوتے سیدھے کرنے میں وہ قبلہ رخ ہو جائیں تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند)۔

الحاصل: آپ کا جوتوں کے قبلہ رخ ہوتے ہوئے اتارنا، یا مسجد اور جماعت خانہ کے باہر ان کو قبلہ رخ رکھنا، ان دونوں باتوں میں کوئی مضائقہ نہیں، اور نہ یہ خلاف سنت ہے، احادیث میں مسجد کے اندر جوتے رکھنے کے سلسلہ میں تو ہدایت ہے، مگر ان کا رخ کس طرف ہو یہ بات وارد نہیں ہے۔

هذا ما اراه، واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

وکتبہ العاجز محمد طلحہ بلال احمد منیار

٢٠٢٠/٨/١٦